ذکر و فکر
طہارت اسلام

سلام محمدی ﷺ
چہل میم غیر منقوط
۱۷

یارسول اللہ ﷺ

مرتب
محمد عزیز سلطان ناچیزؒ

۷۸۶/۹۲

ذکر و فکر طہارت اسلام

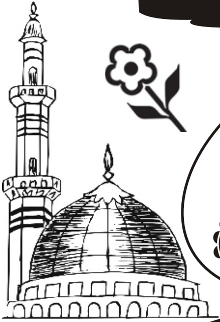

سلام محمدی ﷺ

چہل میم غیر منقوط

۱۷

۷۸۶/۹۲

نقش تحفۂ روحانی و حل المشکلات

مَعَ اسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ السَّلٰمِ

صـ	م	ح	م	د	لی اللہ علیہ وسلم
صـ	ح	م	د	م	لی اللہ علیہ وسلم
صـ	م	د	م	ح	لی اللہ علیہ وسلم
صـ	د	م	ح	م	لی اللہ علیہ وسلم

اس نقش کو دیکھنے والے کی
ہر مشکل حل ہوگی انشاءاللہ

مرتب

بموقع رجب ۱۴۳۸ھ

بفیض روحانی سیدنا محی الدین و سیدنا معین الدین

وحضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم

محمد عزیز سلطان ناچیز

فہرست

صفحہ	مضامین	شمار
۲	پیش لفظ	۱
۱۰	آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین سادات چودھوں پیراں رضی اللہ عنہم کے چشمۂ روحانیہ کا **مختصر تعارف**	۲
۲۴	فضائل سلام محمدی ﷺ مع اسرار ''م ح م د''	۳
۲۹	فضیلت نقش تحفۂ روحانی	۴
۴۲	ذکر و فکر طہارت اسلام	۵
۵۵	ظاہری طہارت	۶
۵۵	طہارت سے متعلق روحانی تعلیم	۷
۵۶	وضو کی فضیلت	۸
۵۷	وضو کا طریقہ	۹

شمار	مضامین	صفحہ
۱۰	وضو سے متعلق روحانی تعلیم	٦٦
۱۱	مکاشفۂ صوفیا	۷۱
۱۲	فرائض وضو	۷۳
۱۳	سنن وضو	۷۳
۱۴	مکروہات وضو	۷۴
۱۵	نواقض وضو	۷۵
۱٦	روحانی تعلیم	۷٦
۱۷	غسل کا طریقہ	۷۷
۱۸	فرائض غسل	۷۸
۱۹	سنن غسل	۷۸
۲۰	غسل کو فرض کرنے والی چیزیں	۷۹

شمار	مضامین	صفحہ
۲۱	نجاست کے احکام	۸۰
۲۲	جنابت کے احکام	۸۰
۲۳	غسل کے لئے مستحب صورتیں	۸۲
۲۴	غسل اور روحانی تعلیم	۸۳
۲۵	تیمم کا بیان	۸۶
۲۶	میت کو نہلانے کا بیان	۸۹
۲۷	کفن کا بیان	۹۲
۲۸	بچوں کا کفن	۹۳
۲۹	ماہ رجب	۹۵
۳۰	ماہ رجب کی نماز	۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔

پیش نظر کتاب ”ذکر وفکر طہارت اسلام“ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے حبیب ﷺ کے فضل وکرم اہل بیت کی نظر رحمت اور سیدی حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شفقت ورہنمائی، حضور امام غزالی علیہ الرحمہ کی روحانی تلقینات سے آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم پر آپ حضرات کی روحانی توجہات سے ترتیب دی گئی ہے۔جس کا انتساب حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم کے سالانہ عرس مبارک ۲۴/۲۵/۲۶/رجب المرجب کے پر بہار موقع سے ہے، اس لئے ”نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ

الْقَصَصِ ''(ہم آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں)
سے اکتساب فیض کرتے ہوئے آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین
سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف اور احوال بیان
کئے گئے ہیں، درود چہل میم کی سترہویں قسط سلام محمدی ﷺ چہل
میم غیر منقوط کے تکملہ کے ساتھ ان درودوں کی برکتوں سے یہ
کتاب آپ کے پیش نظر ہے، جس میں گزشتہ سال کے عرس
مبارک کے موقع پر تیار کردہ سلام محمدی ﷺ مع اسرار ''م، ح، م،
د'' کو مناسبت کی وجہ سے پھر شامل کیا گیا ہے، زیر نظر کتاب میں
عقائد و اعمال سے متعلق طہارت کا ذکر کیا گیا ہے، چونکہ بعثت محمدی
ﷺ کا مقصد ہی تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیۂ نفس ہے، فرمان الٰہی
ہے ''لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ "(آل عمران ۱۶۴)(بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب اس نے انہیں میں سے عظمت والا رسول بھیجا وہ رسول ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں خوب ستھرا کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے) انسانی زندگی میں عقیدہ وخیال کا بڑا اہم رول ہوتا ہے جس پر انسانی زندگی کے نشیب وفراز کے مدارج مرتب ہوتے ہیں، خیال کا اول مرتبہ خطرہ ووسوسہ سے شروع ہوتا ہے پھر ترقی کر کے گمان کے مرتبہ پر پہنچتا ہے پھر عقل کی کامل دستگیری سے یقین کے مقام پر پہنچتا ہے، قرآن میں ہے "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ" (الحجرات ۱۲)(اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان سے بچو بے

شک بعض گمان گناہ ہے) اگر گمان کا تعلق اللہ ورسول کی ذات
وصفات سے متعلق حسن کے درجے کے ساتھ ترقی کرے تو وہ
ایمان کہلاتا ہے ورنہ کفر کے درجے میں شمار کیا جاتا ہے یقین کے
تین درجے ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، عقل جب کسی
چیز کے متعلق حسن وقبح کے فیصلہ کے ساتھ مہر لگاتی ہے تو وہ قلب
میں جاگزیں ہوجاتی ہے، یقین کے ان مدارج کا تعلق قلب سے
ہے اب جس قدر قلب روح سے فیض حاصل کریگا اسی قدر وہ یقین
کے ان تینوں مراتب کو طے کرکے عین العین کے کمال مرتبۂ احسان
پر فائز ہوگا، ایمان کا تعلق قلب سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَمَنۡ
یُّؤۡمِنۡ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ '' (التغابن ۱۱) (جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے
اللہ اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے) قلب انسانی جسم کے اندر
بادشاہ کے مانند ہے لہٰذا اسے توحید ورسالت اور ان کے متعلقات

کے انوار سے آباد کرے اور عقل وزیر کا حکم رکھتی ہے پس عقل و نفس
کو مومن قلب کے حوالے کرے بقیہ اعضاء و جوارح سپاہ ولشکری کا
مرتبہ رکھتے ہیں لہٰذ انہیں اسلام یعنی اسوۂ مصطفےٰ ﷺ میں
ڈھالے ارشاد باری تعالیٰ ہے ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی
السِّلْمِ کَآفَّۃً '' (البقرۃ ۲۰۸) (اے ایمان والو! تم سب اسلام
میں مکمل داخل ہو جاؤ) تو جب یہ سب مومن قلب کے حوالے
ہو جاتے ہیں تو قلب عہد الست کی امین روح کے حوالے ہوتا ہے
اور یہ مقام احسان ہے، فرمان حق ہے ''وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِیْنَ '' (البقرۃ ۱۹۵) (اور تم احسان کرو بے شک اللہ
احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے) نیز فرمایا ''وَاعْبُدْ رَبَّکَ
حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ''(الحجر ۹۹) (اور تم اپنے رب کی عبادت
کرو یہاں تک کہ تمہیں حق الیقین آجائے) اس ناسوتی عالم میں

تخلیق ہونے والے انسان کے تین طبقے ہیں ایک وہ جو فطرت اسلام (نور ایمان) پر پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کے معاشرے میں اسلامی اثر و رسوخ نہ ہونے کی بنیاد پر وہ مرتبۂ اسلام پر فائز نہیں ہوتے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ" (بخاری ۱۳۵۹) (ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے تو اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں) دوسرا طبقہ وہ ہے جو ایمان کے ساتھ آنکھ کھولتے ہی اسلام کو اپنے سامنے پاتا ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو ایمان و اسلام کے ساتھ ساتھ کمال مرتبۂ احسان پر پیدا ہوتا ہے جس کے تعلق سے متقدمین میں بشارتیں سنائی جاتی ہیں، ہر انسان کو انہیں تینوں مراتب کو پہچاننے کے لئے اسلامی قانون کا پابند کیا گیا ہے تاکہ اسے اپنی خلقت کے مقصد کا

عرفان حاصل ہو فرمان الٰہی ہے ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ '' (الذاریات ۵۶) (میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت و معرفت کے لئے پیدا کیا ہے) مقصد خلقت کو پہچاننے کے لئے '' طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ '' (علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے) کا حکم وارد ہوا نیز فرمایا '' اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ '' (تم علم حاصل کرو ماں کی گود سے لیکر قبر تک) مزید ارشاد ہے '' اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ '' (تم علم حاصل کرو اگرچہ وہ علم چین میں ہو) خلاصہ یہ کہ عقائد واعمال کی طہارت اور اس سے متعلق علوم کا مقصد صرف قرب خدا ورسول ہے جس علم سے یہ مقصود نہ ہو وہ فضول ہے، یہ کتاب اپنے قارئین کو اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ (الحدید ١٦) (کیا ایمان والوں کے لئے

ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں) کا درس دے رہی ہے اس کتاب میں اوّلاً عقائد کی پاکی کا ذکر ہے اس کے بعد اعمال کی پاکی کا ذکر روحانی تعلیم کے ساتھ کیا گیا ہے نیز اس میں عوام الناس کی سہولت کے لئے صرف طہارت کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے آئندہ نماز کا ذکر کیا جائے گا انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اس کتاب کو قبول فرمائے اسے پڑھ کر ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے اور ہمارے گناہوں کو درگزر فرمائے اور جملہ مؤمنین ومؤمنات ومسلمین ومسلمات کو فیضان طہارت اسلام میں شرابور فرمائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین و الہ اجمعین۔

جاروب کش بہ آستانۂ عالیہ حضرات
مخدومین سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم
مفتی محمد حامد رضا سلطانی
9695435877

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین سادات

چودھوں پیراں رضی اللہ عنہم کے چشمۂ روحانیہ

کامختصر تعارف

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے بے انتہا حمد وشکر ہے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد درود وسلام ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت واصحاب پر بے حساب رحمت وبرکت نازل ہو کہ حضور پرنور روحی فداہ نور من نور اللہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص توجہ وعنایت، اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی نظر رحمت، حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ورحمۃ الہند سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہما کی شفقت

اور حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں اور اس بارگاہ کے
اصل روح رواں سلطان العارفین برہان الدین تاج الاولیاء
سلطان الفقر عطاء غوث الاعظم سیدی و مرشدی حضرت مخدوم سید
احمد ولی اللہ علیہم الرحمۃ و الرضوان کی ہدایت و رہنمائی اور روحانی
فیضان و کرم سے آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین سادات چودہوں
پیراں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پرنور فضاؤں اور باکرامت خطۂ مقدسہ
میں رہ کر درود و سلام کے ذریعے منازل سلوک طے کیئے جانے کا
طریقہ اور اس کی اجازت مرحمت ہوئی اس آستانۂ عالیہ کے روحانی
فیوض و برکات سے ہر دور میں خلق خدا مستفیض ہوتی رہی ہے، پس
اس لازوال نعمت الٰہیہ سے خلق خدا کو مزید فیضیاب کرنے کے لئے
حضور سلطان العارفین علیہ الرحمہ کے اس مقدس آستانۂ عالیہ سے
ایسا چشمۂ روحانیہ جاری کیا گیا ہے جس سے خلق خدا کے دلوں میں

اللہ رب العلمین کی عبادت کا جذبہ اور حضور اقدس ﷺ کی اطاعت ومحبت کا نور حاصل ہو، تاکہ انسان دہر وقبر وحشر میں سلامتی ایمان کے ساتھ حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کے فرماں بردار امتیوں اور سچے غلاموں میں شامل ہوجائے ہر لمحہ یہاں کی فضاؤں سے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ (تم اللہ کی طرف بھاگو) کا نغمۂ ہدایت سنا کر "اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ" (ابلیس منکر ہوا، غرور کیا اور کافر ہوگیا) کے گروہ اور طائفۂ مغضوبہ وضالہ سے نکلنے کی تلقین کی جاتی ہے، اس آستانۂ مبارکہ سے حضور اقدس ﷺ کے اسوۂ حسنہ وخلق عظیم، عفو ودرگزر، صدق وامانت، لحاظ حقوق، صبر وشکر، حمد وذکر، اخوۃ ومحبت کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ مسلک اولیاء پر گامزن رہ کر شریعت وطریقت، معرفت وحقیقت کا روحانی جام پلایا جاتا ہے۔ اس چشمۂ روحانیہ سے سیراب ہونے کی ایک

نہر صافی بشکل روحانی درود وسلام جاری وساری ہے چنانچہ آستانۂ عالیہ حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں رضی اللہ عنہم کی روحانی مشکبار و جانفزا انوار و برکات سے پرفضاؤں میں رہ کر درود وسلام کے اس حسین گلدستے میں مصطفیٰ جان رحمت ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت کی رحمت وشفقت و جملہ اولیاء کرام کے روحانی فیضان سے متقدمین اولیاء کرام کے روحانی اوراد ووظائف اور معارف وحقائق کے فیوض وبرکات کو درجہ بدرجہ شامل کیا جارہا ہے تاکہ اس پرفتن ماحول میں مختصر وقت کے اندر انسان ان درودوں اور سلاموں کے وسیلے سے نفس اور شیطان مردود کے شروں سے محفوظ ہو کر اللہ ورسول کی رضا اور خوشنودی حاصل کرسکے۔ اس آستانۂ عالیہ کے روحانی فیضان وکرم سے درود وسلام کے موضوع پر درج ذیل کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

(۱) "اَلصَّلٰوۃُ الرُّوۡحَانِیَّۃُ وَالدُّعَاءُ الۡقَلۡبِیَّۃُ"
(درود روحانی ودعاء قلبی)

(۲) "اَلصَّلٰوۃُ الۡمُحَمَّدِیَّۃُ" (درودِ محمدی ﷺ)

(۳) "صَلٰوۃُ الۡمِیۡمِ الۡاَرۡبَعِیۡنَ" (درود چہل میم)

(۴) "سلام محمدی" ﷺ "مع اسرار "م، ح، م، د"

(۵) الہامی درود وسلام

(۶) درود قلبی وروحانی بفیضان غوث لاثانی

یہ تمام کتابیں مخلوق خدا کی ہدایت ورہنمائی کے لئے آستانۂ عالیہ سے بطور نذر پیش کی جاتی ہیں، اور تمام مخلصین قارئین سے گذارش ہے کہ ان کتابوں کو محض اللہ ورسول کی رضا حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کو نذر کریں۔

سلطان الفقر سیدی و مرشدی حضرت مخدوم سید احمد ولی
اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مقام فنا و بقا اور مقام فقر ''الفقر ہو اللہ''
کے سلطان ولایت ہیں آپ اسرار کن فیکون کے نور اور میکدۂ عہد
الست کے ساقی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ آپ نسلی اعتبار سے
حضور اقدس ﷺ کی پاکیزہ آل میں سے ہیں اور اہل بیت کی
آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں مشاہدۂ روحانی کے مطابق حضور غوث
الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے آپ کا خاص روحانی اور قلبی تعلق ہے، آپ کی ذات پاک
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ (آپ ﷺ فرمادیں وہ اللہ ایک
ہے اللہ بے نیاز ہے) کے نور احدیت و صمدیت سے منور ہے، آپ
کی صفات مبارکہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (بے شک آپ
ﷺ سراپا عظیم اخلاق پر فائز ہیں) کا مظہر ہیں آپ کی ولایت

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اور اللہ ہی کے لئے آسمان وزمین کی بادشاہت ہے) کی شان ہے، آپکا اسوۂ مبارکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین دستور ہے) کے میزان پر ہے آپ کا عفو ودرگزر فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ (آپ انہیں معاف فرمادیں اوران کے لئے بخشش چاہیں) کی تفسیر ہے آپ کا شکر وَكَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (اوروہ شکرگزار بندہ رہا ہے) کے منزل پر ہے آپ کا ذکر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ، وَاذْكُرْ رَّبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (اورتم اپنے رب کا نام یاد کرو، اورتم اپنے رب کو یاد کرو یہاں تک کہ تمہیں مرتبۂ حق الیقین ملے) کے مدار میں ہے، آپ کی تسبیح وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (اورتم اس کی صبح وشام پاکی بولو) کے مطابق ہے، آپ کا علم وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (اور ہم

نے اسے علم لدنی عطا کیا) کا لامحدود دریا ہے آپ کا میکدۂ روحانی
وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (اور انہیں ان کے رب نے
پاکیزہ جام پلایا) کی مثال ہے، آپ کی بارگاہ اقدس میں آنے والا
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا نغمۂ جانفزا سن کر قَالُوْا بَلٰى کا نعرہ لگاتا ہے،
آپ کی بارگاہ میں رجوع ہونے والا وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا (اور تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو ہر باطل سے جدا
ہوکر) کا عملی جامہ پہنتا ہے، آپ کی بارگاہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں
کے لئے مرجع اور امان بنایا) کے فیض سے مستفیض ہے، آپ کی
بارگاہ کی زیارت کرنے والا وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان

دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو) کا ہولناک منظر یاد کرتا ہے (اس آیت میں چار میم ہیں جس میں اسم محمد ﷺ کے دونوں میم مکتوبی کے ملفوظی میم کی شان بتائی گئی ہے) آپ متلاشیان حق کے لئے اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (بے شک آپ سراپا سیدھا راستہ (پر) ہیں) کی شاہراہ منزل ہیں، آپ سالکین کے لئے حَبْلُ اللّٰهِ (اللہ کی رسی) عُرْوَةُ وُثْقٰى (مضبوط گرہ) اور وسیلۂ سرمدی ہونے کے ساتھ ساتھ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (اور تم سچوں کے ساتھ رہو) کا حکم ہیں اس لئے کہ آپ کو حضور مصطفٰے جان رحمت ﷺ کی بارگاہ اقدس سے هُدًى لِّلنَّاسِ (لوگوں کے لئے ہدایت ہے) کی بشارت، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے) کا تمغہ، وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (جو اللہ پر

یقین رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے) کا نور، یَتۡلُوۡا
عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ (وہ ان
پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے، انہیں ستھرا کرتا ہے اور انہیں کتاب
وحکمت سکھاتا ہے) کا روحانی فیض، لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الۡاَرۡضِ (اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمان وزمین میں ہے) کی
سلطنت، وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ (اور وہ
لوگ اس کے علم سے نہیں پاتے مگر جتنا وہ چاہے) کا فیضان، وَسِعَ
کُرۡسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ (اور اس کی کرسی میں آسمان
وزمین سمائے ہوئے ہیں) کا توسع، سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ
وَفِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ (عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے
زمانے میں اور ان کی جانوں میں) کا نظارہ، وَاُولِی الۡاَمۡرِ
مِنۡکُمۡ کی امارت، وَاَوۡرَثۡنَا الۡاَرۡضَ (اور ہم نے زمین کا

وارث کیا) کی وراثت، رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً کا تحفۂ رضا، دَنٰی فَتَدَلّٰی کی قربت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (بے شک میں زمین میں نائب بنارہا ہوں) کا تاج وَعِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ (اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں صرف وہی جانتا ہے) کی کنجی لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اسی کی قدرت میں آسمان و زمین کی چابیاں ہیں) کی کلید (مفاتیح و مقالید کے اول و آخر حرف کو لیں تو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنتا ہے) حروف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے نور فنا و بقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر وحدت و کثرت، فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللہِ (تم جدھر متوجہ ہو ادھر اللہ کی رحمت و قدرت متوجہ ہے) کا شہود عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہیں) اور اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ (علماء انبیاء کے وارث ہیں)

کے مطابق عظیم حلۂ نورانی وخلعت روحانی سے نوازا گیا ہے، اس پر مستزاد یہ کہ آپ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تام کر دی اور تمہارے لئے بطور دین اسلام سے راضی ہوا) کے مژدۂ ازلی وابدی اور اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم) کی نعمت سرمدی سے مشرف ہیں۔ ''کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ'' (وہ ہر آن نئی شان میں ہے) کے مظہر اتم ہونے کی وجہ سے آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں۔ آپ کی کرامتوں پر مشتمل ایک کتاب زیر ترتیب ہے جو انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔

حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں علیہم الرحمہ کا

سالانہ عرس شریف ۲۴/ ۲۵/ ۲۶/ رجب المرجب کو بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے جس میں دور دراز سے زائرین، متوسلین آتے ہیں اور اپنی عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔ بتاریخ ۲۴ رجب المرجب کو بعد نماز عشاء میلاد شریف اور شب کے تین بجے غسل شریف اور دعائے خیر اور ۲۵/ تاریخ کو بعد نماز فجر قرآن خوانی لنگر اور رات میں محفل سماع کا اہتمام ہوتا ہے، بتاریخ ۲۶/ رجب المرجب کو بعد نماز عصر حمد ونعت خوانی اور بعد نماز مغرب فاتحہ وقل شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ربیع الاول شریف کی ۱۲/ تاریخ کو ظہر سے عصر تک بارگاہ مصطفٰے ﷺ سے ملی ہوئی نعمت عظمٰی یعنی موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے جو آپ کے گنبد پاک میں محفوظ ہے اور ہر سال ربیع الآخر کی آخری جمعرات کو صبح ۹/ بجے سے گیارہویں شریف کا فاتحہ اور سرکار غوث

پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لنگر کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور روزانہ بعد نماز مغرب بالخصوص ہر جمعرات کی رات بعد نماز عشاء ذکر وفکر صلاۃ وسلام اور بعدہٗ دعاء خیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سرورِ کائنات ﷺ کے صدقے میں اراکین کمیٹی کی جملہ کوشش وکاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

از: محمد حامد رضا سلطانی

الہ آباد، (یوپی)

نوٹ: آستانۂ حضرات مخدومین سادات چودھوں پیراں رضی اللہ عنہم سے متعلق جملہ مطبوعات مثلاً درود روحانی ودعائے قلبی، درود محمدی ﷺ، سلام محمدی ﷺ مع اسرار ''م ح م د'' اور درود چہل میم وغیرہ www.syed14peer.com پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

فضائل ''سلام محمدی'' ﷺ

مع اسرار ''م، ح، م، د''

یہ ''سلام محمدی ﷺ مع اسرار ''م، ح، م، د'' روحانی اسرار الٰہیہ ولطائف ربانیہ وحقائق کونیہ اور معارف قلبیہ کا نہایت ہی نادر ونایاب تحفہ حضور غوث الاعظم وحضور خواجہ غریب نواز وحضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں علیہم الرحمۃ والرضوان کے روحانی فیوض وبرکات میں شرابور ہوکر ترتیب دیا گیا ہے اس درود میں قرآنی آیات واحادیث نبویہ کے چیدہ چیدہ کلمات جلیلہ کے ساتھ اوصاف مصطفیٰ ﷺ وعظمت مجتبیٰ ﷺ کو بیان کیا گیا ہے اس درود وسلام میں 'م، ح، م، د' کے لطائف واسرار اور نکات صوفیہ نہایت ہی حسین انداز میں بیان کئے گئے ہیں مثلاً 'م' کے عدد ۴۰/ ہیں اور اسم محمد ﷺ میں دو 'م' ہیں پس دو 'م' کے عدد کے لحاظ

سے اس میں صرف ۸۰ / 'م' موجود ہیں اور 'ح' کے عدد ۸ / ہیں، اس کے مطابق صرف ۸ / 'ح' موجود ہیں نیز 'د' کے عدد ۴ / ہیں اس اعتبار سے اس میں صرف ۴ / 'د' موجود ہیں۔ تعلیمات روحانیہ کے اعتبار سے اگر امر اول کہ جس کی شان لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے اس کی طرف نسبت کی جائے تو میم، الف کی شان ہے اور اگر امر ثانی کہ جس کی شان لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ جو کہ مظہر لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے اس کی طرف نسبت کی جائے تو الف میم کی شان ہوگی بہر دوصورت کا لحاظ کرتے ہوئے اسم محمد ﷺ کے کل عدد ۹۲ / ہیں اس درود میں صرف ۹۲ / "ا" موجود ہیں، جس سے اس امر حقیقی کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود کو اسم محمد ﷺ کے عدد ۹۲ / کے مطابق ۹۲ / روز کی نیت سے بلا ناغہ وقت مقررہ طہارت کاملہ کے ساتھ ۹۲ / مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس

کی برکت سے اس پر عالم ملکوت ، عالم جبروت، عالم ہاہوت کھل جائیں گے اور اس کا شمار اہل اللہ کے زمرہ میں کیا جائے گا اور سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے خاص فیضان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صرف ۴۰ 'ک' موجود ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے ازلی امر اول کن محمدا ﷺ کے کاف کی طرف اشارہ ہے نیز اس درود میں روحانی طور سے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نظر رحمت وشفقت سے ''چہل کاف'' کا فیض بھی شامل ہے، حضور پیارے مصطفیٰ ﷺ کے قول ''اَیُّکُمْ مِثْلِیِ'' (تم میں سے میری طرح کون ہوسکتا ہے) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس پورے درود وسلام کو بغیر کسی نقطے کے ترتیب دیا گیا ہے چونکہ یہ تمام درود وسلام حضرات مخدومین سادات چودہوں پیراں علیہم الرحمہ کے روحانی وعرفانی بارگاہ میں لکھا گیا ہے اس لئے اس فیضان کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے اس پورے درود وسلام میں صرف چودہ (۱۴) حروف غیر منقوطہ کا استعمال کیا گیا ہے، عربی درود کے ساتھ ساتھ اس درود کا ترجمہ بھی غیر منقوط ہے، غیر منقوط الفاظ کے استعمال سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کلمۂ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ" غیر منقوط ہے اس لحاظ سے اس میں کلمۂ طیبہ کی نسبت کا فیض بھی موجود ہے، جو شخص بھی اس درود وسلام کو روزانہ صبح وشام ۴۰/۷/۳/ بار پڑھنے کا معمول بنائے گا وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوجائے گا گویا وہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اسے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ پر انوار میں دائمی حضوری کی سعادت نصیب ہوگی۔ اور اسے فنا فی الرسول وفنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوگا۔

اس درود میں اسم محمد ﷺ کے 'م' سے ذات مصطفیٰ ﷺ مراد ہے 'ح' سے حمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہے 'م' سے مطلوب مصطفیٰ ﷺ مراد

ہے،''ذ''سے دائمی دلیل مصطفیٰ ﷺ مراد ہے۔اللہ تعالیٰ اس درود پاک کو پڑھنے والے کے روح وقلب میں اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت کا نور پیدا فرمائے گا۔اور وہ رضائے الٰہی ورضائے مصطفیٰ ﷺ میں ہمہ وقت شرابور رہے گا۔اور''وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا''(اور ہم نے اسے علم لدنی عطا کیا) کے فیضان نور سے اس پر علم لدنی کے ابواب کھلیں گے،قضائے حاجت کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نذر کرے پھر اس سلام محمدی ﷺ کو پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور اسے ہر بلا وآفت اور مصیبت سے نجات حاصل ہوگی،گم شدہ چیز کے لئے اگر کثرت سے پڑھ کر دعا کرے تو انشاء اللہ وہ چیز مل جائے گی،اگر باہمی اختلاف وافتراق میں صلح کی نیت سے پڑھے تو کامیابی حاصل ہوگی،اور اگر اس درود کو کسی ولی کی بارگاہ میں ان

کی طرف قلبی رخ کر کے پڑھے تو ان کی خصوصی روحانی توجہ سے فیضیاب ہوگا اور ان سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

فضیلت نقش تحفۂ روحانی

جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ طہارت کاملہ کے ساتھ معطر ہو کر سلام محمدی ﷺ مع اسرار "م" "ح" "م" "د" کو پڑھے پھر اس نقش کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۱۰۰ ر بار کلمۂ طیبہ یا کوئی بھی درود شریف ورد کرے تو اس کا دل دائمی نور ایمان سے منور ہوگا اسے مقبول ذکر و فکر، حمد و شکر کرنے کی توفیق ملے گی، وہ وسوسۂ خناس سے محفوظ ہو کر عالم ارواح کے فیضان سے مستفیض ہوگا اور اگر اسی طرح معمول میں رکھے تو اسے روحی فداہ محبوب مصطفیٰ ﷺ کی زیارت پاک کا شرف حاصل ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی مریض شب جمعہ یا روز جمعہ سلام محمدی ﷺ پڑھ کر اس نقش کو لکھے اور پانی میں ڈال کر محفوظ

کر لے پھر روزانہ درود پاک پڑھ کر اس پانی کو پئے تو ہر مرض سے شفا حاصل ہوگی۔ اور اگر کوئی پریشاں حال شخص اس نقش کو دیکھتے ہوئے درود پاک پڑھے پھر بارگاہ الٰہی میں اپنا حال عرض کرے تو اس کی ہر پریشانی رفع اور ہر دعا قبول ہوگی۔ مشاہدے کے مطابق اس نقش کے بے شمار فیوض و برکات ہیں جو پڑھنے والے پر ظاہر ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

٧٨٦/٩٢

نقش تحفۂ روحانی وحل المشکلات

مَعَ اسْمِ اللهِ الْمَلِكِ السَّلٰمِ

ص	م	ح	م	د	لی اللہ علیہ وسلم
ص	ح	م	د	م	لی اللہ علیہ وسلم
ص	م	د	م	ح	لی اللہ علیہ وسلم
ص	د	م	ح	م	لی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّلٰمُ الْمُحَمَّدِیُّ مَعْ اَسْرَارِ "م ح م د"

مَعَ اسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ السَّلٰمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ كَامِلًا وَّسَلِّمْ سَلٰمًا وَّ كَرِّمْ

كَرَمًا عَلٰى مَوْلَائِیْ كَمَالِكَ الْاَوَّلِ ○ وَسِرِّكَ

الْاَكْمَلِ ○ وَعَلَّامِ اَسْرَارِ الٓمّٓ وَ الٓمّٓصٓ

وَالٓرٰ ○ اِسْمُهٗ مَسْطُوْرٌ عَلَى الْعُلٰى وَسَرٰى

مُسْرِعًا اِلٰى دَارِ الْحَرَمِ مَعَ الرُّوْحِ مَلِكِ

الْمَلٰئِكِ هَلُمَّ سَرٰى مَسْرٰى وَوَصَلَ اِلٰى

عَالَمِ لَا هُوَ اِلَّا هُوَ ○ اَرَاهُ اللهُ كُلَّ مُلْكِهٖ

وَمَلَّكَهٗ مُلْكَهٗ ○ وَعُلِمِ كُلِّ الْمَعْلُوْمِ وَ

اِمَامِ كُلِّ اِمَامٍ ○ وَّ رَحُوْمِ عَالَمِكَ

وَاَمْرِ كَرَمِكَ ○ وَمَعْصُوْمِ كُلِّ عَالَمِكَ وَ

مُلْهِمِ كُلِّ مُلْهِمِكَ ○ وَحَامِلِ عُلُوْمِكَ

وحِكَمِكَ وَلَامِعِ كُلِّ اللَّوَامِعِ ○ وَرِدْئِكَ

الْمُعَلِّمِ وَمُلِكِ الْعَوَالِمِ ○ وَالْوَالِي لِكُلِّ

مُسْلِمٍ وَّالْمَكِّيِّ السَّلٰمِ ○ وَهُوَاللّٰهُ الْمُصَلِّيْ

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَلٰئِكَتِهٖ ○ وَاَمَرَ كُلَّ الْمُسْلِمِ

صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُكَرَّمِ ○ وَهُوَ

رَسُوْلُهُ الْاُمِّيُّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ وَصَارَ

اَصْلُهٗ اَعْلَى الْاُصُوْلِ وَ اُمُّهٗ اَعْلَى الْاُمَمِ وَاٰلُهٗ

اَعْلَى الْاٰلِ ○ وَعَلٰى اَصْلِهٖ وَاُمِّهٖ وَكُلِّ اٰلِهٖ مَعَ

كَمَالِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ كُلَّ الْحَالِ ○

مرادِ درود درِ اُردوئے معرّیٰ:

اللہ کے اسم کے سہارے کہ وہی مالک وسلامی والا ہے، سارا حمد اللہ ہی کے لئے ہے، واحد اللہ ہی الٰہ ہے، سارا ملک اللہ ہی کے لئے ہے، اے ہمارے اللہ کامل درود اور سلام اور کرم ہمارے مولیٰ اللہ کے اولِ کمال کے لئے ہو، سرّ اکمل کے لئے ہو، اور الم والمص والر کے اسرار کے علم والے کے لئے ہو، کہ اس کا اسم لکھا ہوا ہے عالَمِ عُلیٰ کی اُو ر، اور وہ راہی ہوئے سرع گامی سے سارے ملائک کے سردار روح کے ہمراہ ہو کر دار الحرم کی اُو ر، وہ اسی طرح راہی رہے کہ وہ اس عالم کو واصل ہو گئے کہ وہ وہی ہے، اور دکھائے اللہ اس واصل کو سارے ملک اور اسے سارے ملک کے مالک کر دئے، ہر معلوم کے عالم کے لئے ہو، سارے امام کے امام کے لئے ہو، عالم کے کمال رحم والے کے لئے ہو، اور اللہ کے کرم کے امر کے لئے ہو، سارے عالم کے معصوم کے لئے ہو، ہر

الہام والے کے الہام والے کے لئے ہو، اللہ کے علوم و حِکم کے حامل کے لئے ہو، ہر دمک والوں کے دمک والے کے لئے ہو، معلم مددگار کے لئے ہو، سارے عالم کے مالک کے لئے ہو، ہر مسلم کے مددگار کے لئے ہو، سلامی والے ملکی کے لئے ہو، اور درود والا ہے وہ اللہ اور اس کے ملائکہ اللہ کے رسول کے لئے، اور حکم کئے سارے اسلام والوں کے لئے کہ ہر اسلام والا درود وسلام والا ہو اس کے رسول مکرم کے لئے، اور وہ اس کے اصل رسول محمد (صلی اللہ علی رسولہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہوئے اور اس رسول کے والد اعلی ہو گئے ہر والد سے اور والدہ ہر والدہ سے اور آل و اولاد ساری آل و اولاد سے۔ اور اس رسول کے والد کے لئے ہو، اور والدہ کے لئے ہو، اور ساری آل کے لئے ہو، ہر دم مع اللہ کے سارے معلوم کمال کے۔

سلام محمدی ﷺ چہل میم غیر منقوط (۱۷)

مَعَ اسْمِ اللهِ الْمٰلِكِ السَّلٰمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

مَوْلَائِیْ هُوَ اللهُ اِلٰهٌ دَائِمٌ حَیٌّ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ○ اَللّٰهُمَّ الْاَوَّلُ

الدَّآئِمُ الْاَعْلَی الْحَیُّ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ ○ صَلِّ

وَسَلِّمْ دَائِمًا عَلٰی مَوْلَائِیْ وُدِّكَ الْعَالَمِ

وَاللَّاعَالَمِ وَ مَصْدَرِكَ الْاَمْرِ وَطَائِرِ اللَّا

هُوَ اِلَّا هُوَ وَمَا رَأٰی مَا رَأٰی اِلَّاهُوَ مَعَهٗ

وَاَرَاهُ اللّٰهُ طَوَالِعَهٗ وَسَوَاطِعَهٗ وَمَا اَرَادَ○

وَصَارَ وَهُوَ اَحْمَدُكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ○

وَالِدُهٗ اَحْمَدَ الْوَالِدِ وَ اُمُّهٗ اَحْمَدَ الْاُمِّ وَاٰلُهٗ

اَحْمَدَ الْاٰلِ وَعَلٰى وَالِدِهٖ وَاُمِّهٖ وَاٰلِهٖ وَالْمَوْلٰى

عَلِيٍّ وَّوَلَدَىْ عَلِيٍّ وَّاُمِّهِمَا○وَمُحِيِ الْاِسْلَامِ

وَالِهٖ وَوَالِي الْاِسْلَامِ وَاٰلِهٖ وَاَحْمَدَ وَلِيِّ اللّٰهِ

وَحَوَارِيِّ وَلِيِّ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَكُلِّ اُمَمِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ كُلَّ الْحَالِ○

مراد: اللہ کے اسم کے سہارے کہ وہی مالک وسلامی والا ہے۔
سارا حمد اللہ کے لئے ہے، ہمارا مولیٰ وہ اللہ ہے کہ الٰہ ہے دائم ہے
حی ہے واحد اللہ ہی الٰہ ہے محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے اے
ہمارے اللہ وہی اول ہے دائم ہے اعلیٰ ہے حی ہے واحد اللہ ہی الٰہ
ہے دائمی درود وسلام ہمارے مولیٰ اللہ کے مکاں اور لا مکاں کی موہ
کے لئے وارد ہو اور اللہ کی امر کے مصدر کے لئے ہو اور عالم لا ھو
الا ھو کے طائر کے لئے ہو کہ دکھائی دئے اسے ہر اک کے ہمراہ
اللہ ہی اللہ اللہ کے سہارے اور دکھائے اللہ اسے اللہ کے سارے
مطالع اور دملکوں کو اور دکھائے گئے اسے ہر وہ کہ اللہ کا ارادہ ہوا اور
وہ اللہ کی کامل حمد والے محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے اور اس رسول کے
والد کامل حمد والے ہوئے سارے والد سے اور ماں ساری ماؤں
سے اور آل واولاد ساری آل واولاد سے اور (درود وسلام) اس
رسول کے والد کے لئے ہو اور ماں کے لئے ہو اور آل کے لئے ہو،

مولیٰ علی کے لئے ہو، مولیٰ علی کے لاڈلوں کے لئے ہواور مولیٰ علی کے لاڈلوں کی والدہ کے لئے ہو، اسلام کے محیِ کے لئے ہواور آل کے لئے ہو، اسلام کے مددگار کے لئے ہواور آل کے لئے ہواور احمد ولی اللہ کے لئے ہواور ولی اللہ کے ہم دموں کے لئے ہواور آل کے لئے ہو، اللہ کے رسول کی ساری امم کے لئے ہو ہردم۔

توضیحی ترجمہ: اللہ کے اسم کے ساتھ جو مالک ہے سلامتی دینے والا ہے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے میرا مولیٰ وہ اللہ ہے جو معبود ہے ہمیشگی والا ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اے ہمارے اللہ تو اول ہے ہمیشگی والا ہے بلندی والا ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو بھیج خوب خوب دائمی درودوسلام میرے مولیٰ اپنے مکان ولامکاں کی محبت پر اور تیرے امر کے صادر ہونے کی جگہ پر اور عالم وحدت میں سیر کرنے والے پر اور اس ذات پر کہ جس

نے ہر چیز میں تجھے تیرے ساتھ رہ کر دیکھا پھر اللہ نے آپ کو
معراج میں اپنے تمام جلوؤں اور انوار کا مشاہدہ کرایا یہاں تک کہ
جو چاہا وہ سب دکھایا اور وہ تیری کامل تعریف کرنے والے محمد ﷺ
اللہ کے رسول ہیں کہ جن کے والد (سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) تمام
والد میں سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں اور جن کی
ماں (بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا) تمام ماؤں میں سب سے زیادہ اللہ
کی تعریف کرنے والی ہیں اور جن کی آل واولاد تمام آل واولاد
میں سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں اور (درود
وسلام نازل ہو) آپ ﷺ کے والد پر اور آپ ﷺ کی والدہ
پر اور آل پر، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پر اور مولیٰ علی کے دونوں
لاڈلوں امام حسن وامام حسین علیہما السلام پر اور حسنین کریمین کی
والدہ خاتون جنت سیدہ بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پر اور دین
کے زندہ کرنے والے محی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

عنہ پر آپ کی آل پر اور دین کے مددگار خواجہ معین الدین حسن سنجری پر آپ کی آل پر اور حضرت مخدوم سید احمد ولی اللہ پر، آپ کے اصحاب روحانی پر اور آل پر اور اللہ کے رسول کے سارے امتیوں پر ہر دم۔

فضیلت سلام محمدی ﷺ چہل میم غیر منقوط

یہ ’’سلام محمدی ﷺ چہل میم‘‘ جو کہ چالیس میم کے ساتھ بغیر نقطے والے حروف پر مشتمل ہے اِس کا ترجمہ بھی غیر منقوط ہے جس کو سمجھنے کے لئے توضیحی ترجمہ شامل ہے جو شخص اس درود کو روزانہ ۵/۱۱/۱۰۰/ بار پڑھنے کا اپنا معمول بنائے گا اسے اللہ ورسول کی خوشنودی حاصل ہوگی اور اسے عالم وحدت کا فیض ملے گا اور اسے ’’س‘‘ اور ’’م‘‘ کے برکات سے نوازا جائے گا نیز اسے اہل بیت کی شفقت ومحبت حاصل ہوگی اور ان کا دیدار نصیب ہوگا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ذکر و فکر طہارت اسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ اَزۡکَی الۡمُزَکِّیۡنَ وَ اَطۡھَرِ الۡمُطَھَّرِیۡنَ وَرَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّیِّبِیۡنَ وَصَحۡبِہِ الۡمُصَفِّیۡنَ اَجۡمَعِیۡنَ ○

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡھَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوۡا وَاِنۡ کُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ اَوۡجَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(المائدة ۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو) اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہوتو (نہا کر) خوب پاک ہوجاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو اس

صورت میں پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو، پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو، اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تا کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

وَقَالَ اَیْضًا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ○

(البقرۃ ۲۲۲)

’’اور نیز فرمایا بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ستھرا رہنے والوں کو محبوب بناتا ہے‘‘۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ‘‘ (پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے) نیز آپ ﷺ نے فرمایا

"مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ" (نماز کی کنجی پاکیزگی ہے) مزید ارشاد نبوی ﷺ ہے "بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ" (دین کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی گئی ہے)۔

ان ارشادات کا یہ مطلب نہیں کہ نظافت و پاکی کا تعلق محض بدن اور کپڑوں سے ہے بلکہ حقیقت میں اس کے چار درجے ہیں۔

پاکی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ باطن کو ماسوی اللہ سے پاک کرے ارشاد باری ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (الانعام ۹۱) (آپ ﷺ فرما دیں اللہ ہے انہیں ان کی بیہودگیوں میں کھیلتا ہوا چھوڑ دیں) جب تک دل ماسوی اللہ سے پاک نہ ہوگا وہ یاد حق سے آراستہ ہونے کے قابل نہ ہوگا۔

پاکی کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ حسد (جلن) تکبر، غرور،

لالچ ،منافقت ،خود بینی اور خود پسندی و دیگر برے اخلاق سے دل کو پاک وصاف کرے تا کہ وہ اچھے اخلاق سے آراستہ ہو جائے۔

پاکی کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ زبان کو جھوٹ ،غیبت ،گالی گلوچ اور تہمت لگانے سے اور کان کو حرام باتوں کے سننے سے اور آنکھ کو ہر بدنظری سے اور دوسرے اعضاء جسمانی کو ہر گناہ سے بچائے تا کہ یہ اعضاء تمام کاموں میں فرماں برداری اور ادب سے آراستہ ہو جائیں ان تینوں درجوں کا تعلق باطن سے ہے۔

پاکی کا چوتھا درجہ یہ ہے کہ کپڑے اور بدن کو ناپاکی سے پاک رکھے تا کہ یہ رکوع وسجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہو جائیں۔

انسان کی اپنی ناسوتی زندگی کے لحاظ سے طہارت کا پہلا

مرحلہ وقت ولادت سے شروع ہوتا ہے لہٰذا بچے (لڑکا یا لڑکی) کی پیدائش کے بعد نال کاٹا جائے، غسل دیا جائے اور جس قدر جلدی ہوسکے اس کے داہنے کان میں ۴/ بار اذان اور بائیں کان میں ۳/ بار تکبیر کہی جائے خواہ گھر کا کوئی آدمی اذان اور تکبیر کہہ دے یا جو تم میں بہتر ہو تاکہ وہ شیطان کے اثر سے محفوظ ہوجائے اذان وتکبیر کے بعد یہ کوشش کی جائے کہ بچے کے منہ میں کسی بزرگ کا لعاب یا آب زم زم یا شہد ڈالے تاکہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے بافیض چیز ہی پہنچے تاکہ اس کے ظاہر و باطن میں اس کا اثر ہو۔ اب والدین پر لازم ہے کہ بچے کی پرورش و پرداخت اسلامی طریقے پر کریں بہتر ہے کہ والدین نیک ہوں تاکہ ان کا بچہ شروع ہی سے وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ (التوبۃ ۱۱۹) (اور تم سچوں

کے ساتھ رہو) کا فیض پائے۔اسے ہر فحش و بے حیائی کے کلمات
اور آواز سے پاک رکھیں، جب اس سے کسی کام کی ابتدا کرائیں تو
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرائیں
اور ماں جب بھی دودھ پلائے تو خود اعوذ باللہ و بسم اللہ اور درود
شریف پڑھ کر کھلائے پلائے اور ہر وقت ''یَا بَرُّ'' کا ورد رکھے اس
سے بچہ نیک صفت اور فرماں بردار ہوگا۔اور ماں اسے ۲؍سال تک
دودھ پلا سکتی ہے جب بچہ سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے سیرت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے اور سیکھنے کے لئے کسی نیک طبیعت و نیک
خصلت، بردبار، پرہیز گار، مشفق و خیر خواہ، استاذ کے حوالے کر
دے تاکہ استاذ کی روحانی برکتوں سے مالا مال ہو اور سن بلوغیت
تک پہنچتے پہنچتے مرتبۂ شریعت سے آگاہ ہو جائے۔اور بچے کو اوّلِ

فرصت میں عقائد کی پہچان کرائی جائے اوران کے ایک ایک جزءکو اس کے سادہ لوح پر نقش کیا جائے یہاں پر بنیادی عقیدے سے متعلق اسلامی کلموں کا ذکر کیا جاتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہر انسان ان کلموں کو انکے معانی کے ساتھ ذہن نشین کرے اور کوشش کرے کہ صبح وشام پڑھ کر اپنے اعمال، افعال اور احوال کا جائزہ لے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ایمان مفصّل:

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ

الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ○

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمان مجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ

اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ○

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

اول کلمہ طیب:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ

وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ رہنے والا ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا

اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جن کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا

اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ

وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ

وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ○

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شئ کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے بدعت اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

ان کلموں کو صبح وشام ان کے معانی پر غور کر کے پڑھے تا کہ عقائد کی طہارت حاصل ہو جائے۔

ظاھری طھارت: ظاہری طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حدث اصغر (۲) حدث اکبر۔

شریعت محمدی ﷺ میں بے وضو ہونے کو حدث اصغر کہتے ہیں اور مرد و عورت کے جنبی ہونے، نِفاس (بچے کی پیدائش) اور حیض آنے کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

طھارت سے متعلق روحانی تعلیم

جس طرح سے انسانی وجود کو حدث اکبر یا حدث اصغر کے لاحق ہونے سے غسل اور وضو کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح سے انسانی وجود کے اندر اگر کفر و شرک یا گناہ صغیرہ و کبیرہ کا دخول ہو جائے تو اس سے اس کو پاکی حاصل کرنا ضروری ہے اس کے لئے وہ اللہ ارحم الراحمین کی بارگاہ میں صدق دل سے توبہ کرے اور آئندہ اس فعل

وعمل کے ارتکاب سے بچنے کی توفیق مانگے چنانچہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کفروشرک کی جڑیں کاٹ دیتا ہے اور توبہ وانابت گناہوں کو ختم کردیتا ہے اللہ کے حبیب رحمۃ للعلمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ (گناہوں سے توبہ کرنے والا اس طرح ہوجاتا ہے جیسا کہ اس نے گناہ ہی نہیں کیا)۔

وضو کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ اور وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں فرماتا۔(بخاری ۱۳۵)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے وضو کرنے سے ہاتھ، منہ اور پاؤں کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(مسلم ۵۷۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو وضو کر کے اور مسنون دعائیں پڑھ کر سونے والا اگر رات کو مر جائے تو دین اسلام پر مرے گا۔ (بخاری ۲۴۷)

بہترین وضو کرنے اور پھر ظاہری اور باطنی طور پر متوجہ ہو کر دو (۲) رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے والے پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (بخاری ۱۵۹)

وضو کا طریقہ: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے نماز صحیح ہونے اور ظاہری و باطنی ناپاکی دور کرنے کی نیت کرے پھر مسواک کرے ورنہ انگلی سے دانت مل لے بلند جگہ پر قبلہ رو بیٹھے اور تین بار یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ

مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُبِكَ

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

(اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اے میرے اللہ میں شیطان مردود کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے پالنہار میں ان کے حاضر ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

پھر تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے اور یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ

الشُّوْمِ وَالْھَلَاکَۃِ ○

(اے میرے اللہ میں تجھ سے برکت کا سوال کرتا ہوں اور بدبختی وہلاکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

پھر تین بار کلی کر کے غرغرہ کرے البتہ روزہ دار ہوتو پھر غرغرہ نہ کرے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَتِلَاوَةِ کِتَابِكَ○

(اے میرے اللہ اپنے ذکر وشکر اور اپنی کتاب کی تلاوت پر میری مدد فرما)

پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ○

(اے میرے اللہ تو مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اس حال میں کہ تو مجھ سے راضی رہے)

پھر پورا چہرا دھوئے یعنی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَائِكَ○

(اے میرے اللہ تو اپنے نور سے میرے چہرے کو اس دن روشن کر دینا جس دن تیرے دوستوں کے چہرے روشن ہونگے اور جس دن تیرے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہونگے اس دن میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا)

اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالے کہنیوں کی طرف سے نہ ڈالے داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○

(اے میرے اللہ تو میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسانی سے لینا)

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْمِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ ○

(اے میرے اللہ میں اپنے اعمال نامہ کے بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے دیئے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح اس طرح کرے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گُدّی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے، اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، سر کا مسح کرتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ ○

(اے میرے اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ دے مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما اور جس دن صرف تیرا سایہ ہوگا مجھے اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھنا)

کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ

اَحْسَنَہٗ اَللّٰھُمَّ اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّۃِ مَعَ الْاَبْرَارِ ○

(اے میرے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو بات کو غور سے سنتے ہیں پھر ان میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں اے اللہ مجھے نیک لوگوں کے ساتھ جنت کے منادی کی آواز سنادے)

گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ

مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ ○

(اے میرے اللہ میری گردن کو آگ سے آزاد کردے اور میں طوق اور زنجیروں سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

پھر داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں میں خلال اس طرح کرے کہ داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ فِی النَّارِ ○

(اے میرے اللہ اس دن مجھے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھنا جس دن پاؤں دوزخ میں پھسل جائیں گے)

بایاں پاؤں دھوتے ہوئے یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَنِ الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ ○

(اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ پل صراط سے میرے قدم

پھسلیں جس دن منافقین کے قدم پھسلیں گے)

جب وضو سے فارغ ہو جائے تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے یوں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ فَاِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ اَذْكُرُكَ كَثِيْرًا وَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جو برے کام کئے اور اپنی جان پر ظلم کیا اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا بڑا مہربان ہے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردے اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنادے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما مجھے صبر وشکر کرنے والا بندہ بنادے مجھے یوں کردے کہ میں تیرا بہت زیادہ ذکر کروں اور صبح وشام تیری پاکی بیان کروں)

جو شخص طہارت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کے تمام اعضاء کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اگر ذکر نہیں کرتا تو صرف اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ جہاں تک پانی پہنچتا ہے بدن کا اتنا حصہ پاک ہوجاتا ہے اصحاب روحانی نے بیان کیا ہے کہ جو شخص وضو کے یہ کلمات پڑھتا

ہے تو اس کے وضو پر مہر لگا دی جاتی ہے اور اسے عرش کے نیچے اٹھایا جاتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرنے والا ہوتا ہے اور اس کے لئے قیامت تک ثواب لکھا جاتا ہے، وضو کرنے کے بعد یہ خیال کرے کہ جو اعضاء ہم نے پانی سے پاک کئے ہیں وہ تو لوگوں کے دیکھنے کی چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ رحمت پڑنے کی خاص جگہ دل ہے اگر توبہ کر کے ناپسندیدہ اخلاق سے دل کو پاک نہ کیا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ کو مہمان کے طور پر بلائے اور گھر کا دروازہ تو صاف کر لیا لیکن گھر کا اندرونی حصہ جو قیام کی جگہ ہے اسے صاف نہ کیا۔

وضو سے متعلق روحانی تعلیم

جب وضو کا ارادہ کرے تو اولا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرے اور گناہوں کو یاد کر کے اپنے نفس

کو ملامت کرے اور عہد کرے کہ آئندہ ان گناہوں سے باز رہوں گا اور جس طرح میں اپنے ظاہر کو صاف رکھتا ہوں اسی طرح دل کو بھی صاف رکھونگا، اگر دل میں کسی کے تعلق سے حسد ہو، کینہ ہو یا کسی کو رسوا کرنے یا بدلہ لینے کا خیال ہو تو رب تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے کا خیال کر کے فوراً اپنے اندر سے ان ناپاکیوں کو توبہ کے پانی سے دھولے پھر جب اپنے ہاتھوں کو دھونے کا ارادہ کرے تو ہاتھوں سے جو گناہ کئے ہیں ان سے توبہ کرے اور آئندہ ان گناہوں سے بچنے کی اللہ سے توفیق مانگے اور کلی کرنے کے وقت جو گناہ اپنے منہ سے کئے مثلاً جھوٹ غیبت لعنت اور بے حیائی کی باتیں وغیرہ ان سے توبہ کرے اور اللہ سے معافی مانگے کہ اے میرے اللہ تو نے مجھے زبان اس لئے دی تا کہ میں تیری پاکی بولوں اور وہ بولوں جو تجھے اور تیرے حبیب ﷺ کو

پسند ہے میں نے گناہ کر کے اپنے منہ پر ظلم کرلیا تو مجھے معاف فرما
دے اور مجھے شیطانی اور نافرمانی کے کلام سے بچالے، ناک میں
پانی ڈالنے کے وقت دل میں یہ کہے اے میرے اللہ مجھے نافرمانی
کی نحوست والی بدبو سے بچالے اور مجھے تقوی کی خوشبو عطا فرما، چہرا
دھونے کے وقت یہ خیال کرے اے میرے اللہ تو نے میرے
لئے جیسا چہرا ہونا پسند فرمایا ویسا ہی بنایا تو تو مجھے دنیا وآخرت میں
شرمساری سے بچالے اور جس طرح میں تیری توفیق سے اپنے
چہرے کو پانی سے دھل رہا ہوں اسی طرح تو اپنی رحمت اور مغفرت
کے پانی سے میرے گناہوں میں ڈوبے ہوئے دل کو صاف
وشفاف فرمادے اور اس میں اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت
کی تجلی فرمادے اور میں نے اپنی آنکھوں سے جو بری چیزیں
دیکھیں اور میرے نفس کو لذت حاصل ہوئی ان سے میں تجھ سے

معافی مانگتا ہوں تو ہماری آنکھوں کو اپنے انوار سے ایسا پُر فرما دے کہ بری چیزیں دیکھنے سے ان میں جو شیطانی اثرات پیدا ہو گئے ہیں وہ ختم ہو جائیں اور ان آنکھوں کو اپنے حبیب ﷺ اور اہل بیت اطہار اور صالح لوگوں کا دیدار عطا فرما، دونوں ہاتھوں کو دھوتے وقت یہ خیال کرے اے ہمارے اللہ جیسا کہ تو نے ہمارے چہروں کو غیروں کے سامنے سجدہ کرنے سے بچایا ویسے ہی ہمارے ہاتھوں کو غیروں کے سامنے پھیلانے سے بچالے اور میرے ان ہاتھوں سے وہی کام ہو جو تجھے اور تیرے حبیب ﷺ کو پسند ہو پھر جب سر اور کانوں اور گردن کا مسح کرنے لگے تو یہ خیال کرے اے میرے اللہ میرے سر کو ہر آفت و نافرمانی کی چیزوں مثلاً حسد و تکبر، لالچ، خود بینی کی باتیں سوچنے اور بھولنے کی بیماری سے محفوظ فرما دے اور ہر لمحہ اپنی ذات کی کبریائی اور اپنے

حبیب ﷺ کے حکم کے سامنے جھکا دے اور میرے کانوں کو جھوٹ وغیبت اور گناہ کی باتوں کے سننے سے محفوظ فرمادے اور اب تک میں نے جو گناہ کی باتیں سنیں ان سے توبہ کرتا ہوں تو مجھے اپنی رحمت ومغفرت کی بشارتیں اپنے حبیب ﷺ کے واسطے سے سنا، پیر دھوتے وقت یہ خیال کرے اے میرے اللہ تو نے مجھے پیر اس لئے دئے کہ اس سے تیری خوشنودی کے راستے پر چلوں لیکن میں نے شیطان کی پیروی کی میں تیری بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں تو مجھے صراط مستقیم پر گامزن فرما اور شیطانی راستوں سے بچالے۔ وضو کرنے کے بعد دل میں یہ خیال کرے اے میرے اللہ یہ میرا جسم تیری امانت ہے تو ہی اس کا مالک ہے جب تو نے اسے بنایا تو یہ گناہوں سے بالکل پاک تھا اے میرے اللہ میں نے گناہوں سے اسے ناپاک کردیا تو مجھے معاف فرمادے، جس طرح مجھے

اپنے جسم کو گناہوں سے پاک کرنا چاہیے میں ویسا نہ کر سکا تو مجھے معاف فرمادے اور میرے لئے میرے اعضاء کو اپنی پاک بارگاہ میں حاضری کے لائق بنادے اور آئندہ مجھے اس سے بہتر اور بافیض وضو کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جو وضو تیرے حبیب ﷺ نے صحابۂ کرام اور اہل بیت اطہار کو سکھایا اس وضو کے فیضان میں ہمیں شرابور فرما۔

مکاشفۂ صوفیا: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب لوگوں کا وضو دیکھتے تو **بعینہ** ان لوگوں کے گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی کے ساتھ گرتے، اور جدا جدا جان لیتے کہ یہ دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا یا خلاف اولی کا، بلا تفاوت اسی طرح جیسے اجسام کو کوئی مشاہدہ کرتا ہے آپ ایک مرتبہ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے وہاں ایک جوان وضو کر رہا تھا جب

اعضاء سے پانی ٹپکے تو امام نے اس پر نظر فرمائی اور جوان سے فرمایا اے میرے بیٹے ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر اس نے فوراً عرض کی میں اللہ عزوجل کی جناب میں اس سے توبہ کرتا ہوں، ایک شخص کا دھوون دیکھ کر فرمایا اے فلاں زنا سے توبہ کراس نے فوراً توبہ کیا، ایک اور شخص کا دھوون دیکھ کر فرمایا شراب پینے سے اور آلات لہوولعب کے سننے سے توبہ کر وہ بھی اسی وقت تائب ہوگیا، سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے یہ بھی فرمایا کہ شیخ علی خواص رضی اللہ عنہ گناہوں کے دھوون جدا جدا پہچانتے یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا ایک بار میں (امام شعرانی) ان کے ساتھ جامع ازہر کے حوض پر گیا حضرت نے استنجا کرنا چاہا مگر کچھ دیکھ کر لوٹ آئے میں نے سبب پوچھا فرمایا ابھی اس میں کوئی کبیرہ گناہ دھو گیا ہے اور میں نے اس شخص کو دیکھا تھا جو حضرت سے پہلے

یہاں طہارت کر چکا تھا میں اس کے پیچھے گیا اور اس سے بیان کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں اس نے کہا واقعی حضرت نے سچ فرمایا مجھ سے زنا ہو گیا تھا پھر وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گیا۔ (میزان الشریعۃ الکبری)

فرائض وضو: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں کہ جن کے بغیر وضو ہرگز نہ ہو گا۔(۱) منہ دھونا، یعنی پیشانی پر بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سنن وضو: وضو میں ۱۶/سنتیں ہیں۔ نیت کرنا، بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنا دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا، مسواک کرنا، داہنے ہاتھ سے تین بار کلیاں کرنا، داہنے

ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے ناک صاف کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، ہر عضو کو تین تین بار دھونا، پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، ترتیب سے وضو کرنا، داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا، اعضا کو پے در پے دھونا، ہر مکروہ بات سے بچنا۔

مکروہات وضو: وضو میں ۲۱/ باتیں مکروہ ہیں۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا، وضو کے لئے نجس جگہ پر بیٹھنا، نجس جگہ وضو کا پانی گرانا، مسجد کے اندر وضو کرنا، وضو کے اعضاء سے برتن میں پانی کے قطرے ٹپکانا، پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا، قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا، بے ضرورت دنیا کی بات کرنا، زیادہ پانی خرچ کرنا، پانی اس قدر کم

خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو، منہ پر پانی مارنا، منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا، صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا، گلے کا مسح کرنا، بائیں ہاتھ سے کلی کرنا، یا ناک میں پانی ڈالنا، داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کرلینا تین نئے پانیوں سے تین بار مسح کرنا، جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

نواقض وضو: پاخانہ یا پیشاب کرنا، پاخانہ یا پیشاب کے راستے سے کسی اور چیز کا نکلنا، پاخانہ کے راستے سے ہوا کا نکلنا، بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے، کھانا پانی یا صفرا (پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی منہ بھر قے آنا، اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے

پڑ جائیں، بے ہوش ہونا، جنون ہونا، غشی کا ہونا، کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سن لیں، دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا ان تمام باتوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

روحانی تعلیم: جس طرح ان چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے اسی طرح وضو کرنے کے بعد اگر کسی نے جھوٹ بولا، یا غیبت کی، یا بری بات سنی، حسد رکھا، دل میں گندا خیال لایا یا بدنظری کا شکار ہوا تو اس سے وضو کے جو فیض ہوتے ہیں وہ ختم ہوجاتے ہیں اور جن اعضاء سے گناہ ہوئے وہاں شیطان مردود اپنا ناپاک اثر چھوڑ دیتا ہے اب جس قدر گناہ میں لذت ملی اگر اسی قدر گڑ گڑا کر نادم ہوا اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلیا تو اس کا اثر ختم ہوجاتا ہے ورنہ یہ گناہ آہستہ آہستہ جسم کے اندر سرایت کرتے ہیں جس سے جسم کے اندر

طرح طرح کی ہولناک اور ہلاک کرنے والی بیماریاں جنم لیتی ہیں، جس سے انسانی وجود تباہ ہوکر رہ جاتا ہے پھر وہ اثرات اپنے نکلنے کا راستہ بناتی ہیں جس کی وجہ سے لوگ مختلف علاجوں کے لئے مختلف ڈاکٹروں کا انتخاب کرتے ہیں، جس کے سبب لوگوں کے جان اور مال دونوں خطرے میں پڑ جاتے ہیں اللہ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور ظاہری و باطنی گناہوں اور ان کے اثرات سے مرتب ہونے والی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

غسل کا طریقہ: غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاست حقیقیہ یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ ہوتو اسے دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے یا ایسی جگہ نہائے جہاں پانی

فوراً بہ جاتا ہوتو پاؤں بھی دھولے اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی ملے پھر تین بار داہنے کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین بار بائیں کندھے پر پھر سر پر اور تمام بدن پر پانی بہائے تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔

فرائض غسل: غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) اور تمام ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک اس طرح پانی بہانا کہ جسم کا کوئی عضو یا کوئی بال بھیگنے سے باقی نہ رہے۔

سنن غسل: غسل میں یہ چیزیں سنت ہیں، غسل کی نیت کرنا، دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا، استنجا کی جگہ دھونا، بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کرنا، نماز جیسا وضو کرنا، بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا، داہنے مونڈھے پر پھر بائیں

مونڈھے پر، سر پر، اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا، تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا، نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا اگر کپڑا پہن کر نہاتا ہو تو کوئی حرج نہیں، ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے، نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا، کوئی دعا نہ پڑھنا، عورتوں کو بیٹھ کر نہانا، نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔

نوٹ: بعض لوگ گھٹنا کھول کر لوگوں کے سامنے نہاتے ہیں یہ سخت گناہ اور حرام ہے اسی طرح ناپاک کپڑا پہن کر نہ نہائے، اگر دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس کو پاک کر لے۔

غسل کو فرض کرنے والی چیزیں: ان باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے، مثلاً منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا، احتلام کا ہونا، جماع کرنا، اور عورتوں کو نفاس کے بعد اور مدت حیض کے بعد غسل فرض ہے۔

نجاست کے احکام: پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے والے کو قبر کا عذاب ہوتا ہے۔ (بخاری ۲۱۶)

کپڑوں پر لگی ہوئی منی کو دھو لینے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے پورا لباس دھونے کی ضرورت نہیں۔ (ایضا ۲۲۹)

عورت اور مرد کو احتلام کی صورت میں غسل واجب ہوجاتا ہے۔ (ایضا ۱۳۰)

جنابت کے احکام: جنبی مسلمان سے میل جول اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اور مصافحہ کرنا جائز ہے۔ (ایضا ۲۸۳)

جنبی (ناپاک شخص) اگر رات کو غسل نہ کرنا چاہے تو استنجا کرے اور پھر وضو کر کے سو جائے۔ (بخاری ۲۸۸)

اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے کچھ دیر بعد دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔ (مسلم ۷۰۷)

حالت نفاس (بچہ کی پیدائش) کے بعد غسل کرنا اور پاک ہونا واجب ہے۔ (مسلم ۲۹۰۸)

غسل حیض اور غسل نفاس کے لئے بال کھول کر دھونا ضروری ہے۔ (ابن ماجہ ۶۴۱)

استحاضہ میں خون کی رگ پھٹنے کی وجہ سے خون آتا ہے استحاضہ میں نماز معاف نہیں ہے، حیض شروع ہونے پر نماز موقوف کر دینی ہے اور حیض کے ختم ہونے کے بعد غسل کر کے لنگوٹ یا کوئی چیز باندھ لے، البتہ ہر نماز کے لئے وضو لازم ہے۔

(بخاری ۳۰۶)

اگر مذی (وہ پتلا مادّہ جو شہوت کے غلبہ سے نکلتا ہے) خارج ہو تو استنجا کر کے وضو کر لیا جائے غسل کی ضرورت نہیں۔

(بخاری ۲۶۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ تین بار ہاتھ نہ دھولے کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گذارے۔

(بخاری ۱۶۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نیند سے بیدار ہو (اور پھر وضو کا ارادہ کرو) تو (ناک میں پانی چڑھا کر) تین بار ناک جھاڑو کیوں کہ شیطان نتھنے پر رات گذارتا ہے۔ (بخاری ۳۲۹۵)

غسل کے لئے مستحب صورتیں:

ان صورتوں میں غسل مستحب ہے وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، حاضری حرم، حاضری سرکار اعظم ﷺ، طواف، دخول منیٰ،

تینوں جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے ،شب براءت،شب قدر،عرفہ کی رات،مجلس میلا دشریف ودیگر مجالس خیر کی حاضری کے لئے ،مردہ نہلانے کے بعد،مجنون کو جنون کے جانے کے بعد،بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد،نشہ جاتے رہنے کے بعد، گناہ سے توبہ کرنے کے لئے ،نیا کپڑا پہننے کے لئے،سفر سے واپسی کے بعد، استحاضہ بند ہونے کے بعد،نماز کسوف،خسوف،استسقا،خوف، تاریکی اور سخت آندھی کے لئے ،بدن پر نجاست لگی ہواور یہ نہ معلوم ہو کہ کس جگہ ہے،ان سب صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے۔

غسل اور روحانی تعلیم: غسل کرنے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں تمام ناپاکیوں سے پاک ہونے کی نیت کرتا ہوں،جب جسم کے اعضاء پر پانی ڈالے تو یہ خیال کرے کہ میری ظاہری وباطنی ناپاکی اور میرے سارے گناہ دھل رہے ہیں صوفیا

فرماتے ہیں کہ اے انسان اللہ نے تجھے پاک کرنے کے لئے جو پانی دیا ہے وہ اللہ کی حمد کرنے کی وجہ سے پاک ہے تو اپنے آپ کو کب پاک کریگا، اس پانی نے تیرے ساتھ ایسی قربانی پیش کی کہ وہ تیری ساری ناپاکیوں کو اپنے اندر لے کر خود ناپاک ہو گیا اور تجھے پاک کر دیا اب تو ذرا شرم کرو اور آئندہ گناہ کی ناپاکی سے بچ کر اس کی قربانی کا لحاظ کرو جس طرح انسان کا ظاہری جسم ناپاک ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کی وجہ سے قلب اور اس کے ماتحت رہنے والے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ اپنے باطن کو گناہوں سے پاک رکھیں تا کہ ان کے اندر دنیا کی لذات، اللہ کی یاد سے غفلت، نفسانی شہوات کا عشق سرایت نہ کر جائے جب ایسی بات ہو تو توبہ وندامت اور اخلاص وللّٰہیت کے پانی سے اسے پاک وصاف کرنا واجب ہے۔اسی لئے اہل اللہ اپنے باطن کی صفائی میں

بہت زیادہ جدوجہد کرتے ہیں انہیں ظاہری صفائی کی طرف
چنداں توجہ نہیں ہوتی بعض بد باطن ظاہری نمائش میں لگے رہتے
ہیں یہاں تک کہ کپڑے پر اگر معمولی گردوغبار پڑتی ہے تو فوراً
اسے دھونے کی فکر میں پڑ جاتے ہیں لیکن باطن گناہوں کی غلاظت
اور گندگیوں سے بھر پور ہوتا ہے حضرت شیخ سعدی قدس سرہ نے
فرمایا: کراجامہ پاکست وسیرت پلید در دوزخش را نباید کلید
''جس شخص کے کپڑے تو پاک ہوں لیکن عادت پلید
ہوتو اسے دوزخ کے لئے چابی کی ضرورت نہیں'' اللہ نے فرمایا،
لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (اللہ کے کلام کو صرف ظاہراً و باطناً ستھرا
رہنے والے ہی چھوئیں) اور فرمایا: وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ
(تم اپنے ظاہری اور باطنی گناہ کو چھوڑ دو) صوفیا فرماتے ہیں
طہارت کی نو (۹) قسمیں ہیں (۱) دل کا دھونا کہ ماسوی اللہ سے

منہ پھیر لے (۲) باطن کا دھونا کہ مشاہدہ ہو جائے (۳) سینہ کی طہارت کہ اس سے رجا (امید) کو زائل کر دے اور قناعت کا خوگر ہو جائے (۴) روح کی طہارت حیا اور ہیبت ہے (۵) پیٹ کی طہارت رزق حلال کھانے سے ہے اور رزق حرام اور مشتبہات سے بچنا ہے (۶) بدن کی طہارت ترک شہوات اور میل کچیل (بد نظری ، حسد، جھوٹ، غیبت، خلق کو تکلیف دینے) سے بچنا ہے (۷) دونوں ہاتھوں کی طہارت پرہیزگاری اور کسب حلال ہے (۸) دونوں پیروں کی طہارت شیطانی راستوں پر چلنے سے بچنا ہے (۹) زبان کی طہارت ذکر الٰہی اور استغنا سے ہے۔

تیمم کا بیان: وضو اور غسل کے لئے جب پانی نہ مل سکے یا پانی نقصان کرے تو دو بار ہاتھ مٹی پر مار کر چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لینا تیمم کہلاتا ہے۔

حالت جنابت میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم غسل کا قائم مقام ہے۔ (بخاری ۳۴۴)

سخت سردی یا بیماری کا ڈر ہو اور اگر گرم پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔ (ابوداؤد ۳۳۴)

شدید بیماری میں (احتلام ہوجانے پر) نہانے سے بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔ (ابوداؤد ۳۳۷)

تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول دل میں نیت کرے اور زبان سے یوں کہے میں اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے یا نماز پڑھنے یا نجاست کو دور کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کرکے زمین پر مارے اگر زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے پھر اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور

بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے اور انگلیوں کا بھی خلال کرے وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے اور جتنی پاکی وضواور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمم سے ہوتی ہے اگر وضواور غسل دونوں کا تیمم کرنا ہوتو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے اگر غسل کی حاجت ہو اور ایسے وقت میں سو کر اٹھے کہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے تو ایسی صورت میں اگر جسم پر نجاست لگی ہوتو اسے دھو کر غسل کا تیمم کرے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے پھر غسل کے بعد نماز دوبارہ پڑھ لے۔

تیمم میں تین باتیں فرض ہیں، نیت کرنا، پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا، دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا، اگر انگوٹھی پہنے ہوتو اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے اسی طرح عورت اگر چوڑی یا زیور پہنے ہوتو اسے ہٹا کر اس حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

تیمم ان چیزوں سے کرنا جائز ہے مثلاً پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، یا کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ، پتھر یا چونا کی دیوار سے تیمم کرنا جائز ہے۔

تیمم ان چیزوں سے جائز نہیں ہے مثلاً سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جستہ، کپڑا، راکھ، اور ہر قسم کے غلہ سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان سے تیمم کرنا جائز نہیں ہاں اگر ان پر گرد ہو تو اس گرد سے تیمم کرنا جائز ہے جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

میت کو نہلانے کا بیان: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے، بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا

نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا
ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں، یعنی جس چیز میں
وہ خوشبو سلگتی ہو اسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اس
پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے چھپا دیں، پھر
نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز
کے جیسا وضو کرائے یعنی منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ
دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں
گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں
ہے، ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں
ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل
خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابن جو اسلامی کارخانے کا بنا ہو یا
بیسن یا کسی اور چیز سے، ورنہ خالی پانی سے بھی کافی ہے پھر بائیں

کروٹ پرلٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہونچ جائے پھر داہنی کروٹ پرلٹا کر یونہی کریں اور بیری کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہوتو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کی طرف پیٹ پر ہاتھ پھیرے اگر کچھ نکلے تو دھوڈالیں، وضواور غسل دوبارہ نہ کرائیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی کپڑے سے دھیرے دھیرے پونچھ دیں واضح ہو کہ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت، جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے نہلاتے وقت چاہئے کہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو آسان ہو کریں مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت، مردہ اگر چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت نہلا

سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی نہلا سکتا ہے چھوٹے سے مراد یہ ہے کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں، عورت مرجائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ اسے چھوسکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں، شوہر عورت کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے، قبر میں اتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے البتہ نہلانا اور بلا حائل کپڑا، بدن کو ہاتھ لگانا منع ہے۔

کفن کا بیان: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں، (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مرد کے لئے کفن سنت تین کپڑے ہیں لفافہ، ازار، قمیص اور عورت کے لئے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں، لفافہ، ازار، قمیص، اوڑھنی، سینہ بند۔

لفافہ یعنی چادر ایسی ہونی چاہئے کہ میت کے قد سے اتنی زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک ہو یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو باندھنے کے لئے لفافہ میں زیادہ

تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں، گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک کی ہو اور کفنی آگے پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستین کفنی میں نہ ہوں، مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز کی۔ سینہ بند پستان سے ناف تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

بچوں کا کفن: نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی لڑکی کو عورت کے برابر پورا کفن دیا جائے اور بارہ برس یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے کو مرد کے برابر کفن دیں اور نو برس سے چھوٹی لڑکی کو دو کپڑا اور بارہ برس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ

دونوں کو پورا کفن دیں چاہے ایک ہی دن کا بچہ ہو۔

میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں تا کہ کفن تر نہ ہو کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی (قمیص) پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملے اور پیشانی، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے اس کے بعد لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تا کہ داہنا اوپر رہے پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا ڈر نہ رہے، عورت کو کفنی (قمیص) پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی

طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھیں اس کے بعد جنازہ کی تیاری کریں اس کا بیان انشاء اللہ آئندہ آئے گا۔

ماہ رجب: رجب اسمائے مشتقہ میں سے ایک اسم ہے اور یہ ترجیب سے مشتق ہے اہل عرب کے یہاں ''ترجیب'' تعظیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، حضرت موسیٰ بن عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا جنت

میں ایک نہر ہے جسے رجب کہتے ہیں (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو شخص رجب کے مہینے میں ایک روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے پانی پلائے گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ رجب اور شعبان کے سوا کسی مہینے میں (بکثرت) روزے نہیں رکھے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے شک رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کیا اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو طوفان سے محفوظ رکھا اور زمین کو دشمنان دین سے پاک کر دیا، خلاصہ یہ ہے کہ اس مہینے کی بے شمار فضیلتیں ہیں اسی مہینے میں اللہ کے رسول ﷺ

کا نور پاک حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے سپرد ہوا، اور اسی مہینے میں اللہ کے حبیب ﷺ معراج کو تشریف لے گئے نیز اسی مہینے میں آپ ﷺ کو آپ کی امت کے لئے الصلوٰۃ معراج المؤمنین کے تحفہ سے نوازا گیا اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہینے کی رحمتوں اور برکتوں میں شرابور فرمائے۔ آمین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے رجب کے تین دنوں جمعرات، جمعہ، اور ہفتہ کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے نوسو (۹۰۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

رجب کی نماز: امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم جلد اول میں حضور ﷺ کی ایک حدیث نقل فرمائی کہ جو رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے اور پھر مغرب وعشاء کے درمیان ۱۲/ رکعتیں

پڑھے ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص ۱۲/مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ پر ان الفاظ میں ۷۰/مرتبہ درود بھیجے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ'' (اے میرے اللہ تو نبی امی محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر خوب خوب درود نازل فرما) پھر سجدہ کرے اور ۷۰/بار یہ الفاظ کہے'' سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ'' (وہ نہایت پاکی والا ہے ہر عیب سے پاک ہے فرشتوں اور روح القدس کا پالنے والا ہے) پھر اپنا سر اٹھائے اور ۷۰/بار یہ الفاظ کہے'' رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ ''(اے میرے پالنہار تو بخش دے رحم فرما اور ان گناہوں کو معاف فرمادے جن کو تو جانتا ہے بے شک تو ہی بلندی وعظمت والا ہے)

پھر دوسرا سجدہ کرے اور وہی الفاظ کہے جو پہلے سجدے میں کہے تھے پھر سجدے ہی کی حالت میں اپنی درخواست باری تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے تو وہ درخواست قبول کی جائے گی، حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیگا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ، ریت کے ذرات، پہاڑوں کے وزن، اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں ایسا شخص قیامت کے روز اپنے خاندان کے ایسے سات سو آدمیوں کی سفارش کریگا جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہوگی، جب قبر میں پہلی رات ہوگی تو اس نماز کا ثواب خندہ پیشانی اورنہایت فصیح زبان کے ساتھ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا اے میرے دوست تمہیں خوش خبری ہو تم نے ہر سختی سے نجات حاصل کرلی وہ کہے گا تو کون ہے اللہ کی قسم میں نے تم سے خوب صورت

کسی کونہیں دیکھا تمہارے کلام سے زیادہ میٹھا کسی کا کلام نہیں سنا، تمہاری خوشبو سے اچھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی وہ کہے گا اے میرے پیارے میں اس نماز کا ثواب ہوں جو تو نے فلاں سال کے رجب کے مہینے کی رات کو پڑھی تھی میں آج رات اس لئے آیا ہوں کہ تمہاری حاجت پوری کروں تمہاری تنہائی میں مونس بنوں اور تجھ سے وحشت کو دور کروں جب صور پھونکا جائے گا تو میں میدان قیامت میں تیرے سر پر سایۂ رحمت بنونگا تجھے خوش خبری ہو تو اپنے مالک کی طرف سے بھلائی کو کبھی بھی معدوم نہیں پائے گا، امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اہل قدس حضرات اس نماز کی بڑی پابندی کرتے ہیں اور کسی بھی حالت میں اسے ترک نہیں کرتے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ؍ غنیۃ الطالبین)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نماز کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اوراس کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔

آمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْاَمِيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

مصادر و ماخذ

قرآن کریم ،صحیح بخاری،صحیح مسلم ،سنن ابو داؤد، جامع ترمذی ،سنن ابن ماجہ،احیاء العلوم ،غنیۃ الطالبین ،میزان الشریعۃ الکبری،فتاوی عالمگیری، درالمختار، الاشباہ والنظائر،فتاویٰ رضویہ، بہارشریعت وغیرہ۔

نوٹ: آستانۂ حضرات مخدومین سادات چودھوں پیراں رضی اللہ عنہم سے متعلق جملہ مطبوعات مثلاً درود روحانی و دعائے قلبی ، درود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، سلام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مع اسرار ''م ح م د'' اور درود چھل میم وغیرہ www.syed14peer.com پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

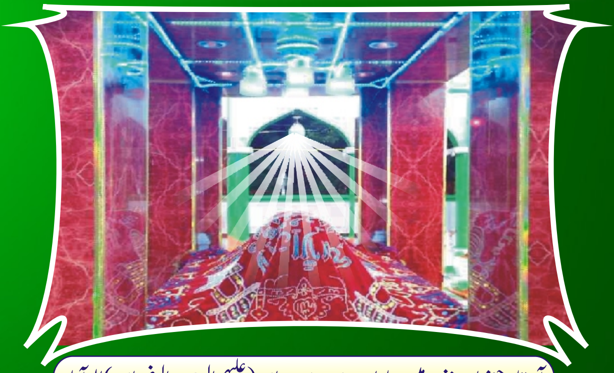

آستانہ حضرات مخدومین سادات چودھوں پیراں (علیہم الرحمۃ والرضوان) الہ آباد

www.syed14peer.com